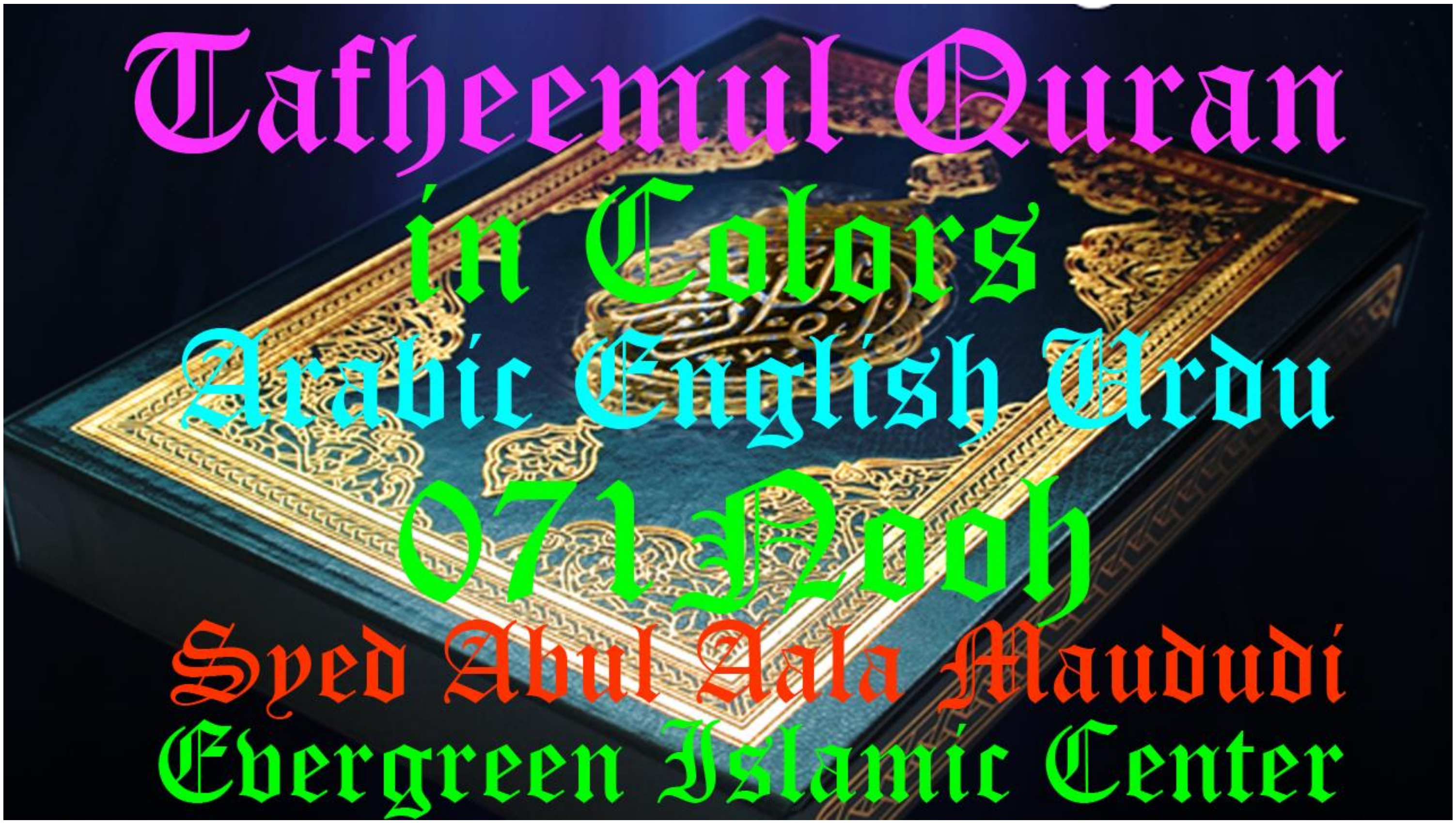

Noah نُوح

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

Name

Nooh **is the name of this Surah as well as the title of its subject matter, for in it, from beginning to the end, the story of the Prophet Noah (peace be upon him) has been related.**

Period of Revelation

This is one of the earliest Surahs to be revealed at Makkah, but the internal evidence of its subject matter shows that it was sent down in the period when opposition to the Prophet's (peace be upon him) message of Islam by the disbelievers of Makkah had grown very strong and active.

Theme and Subject

In this surah the story of the Prophet Noah (peace be upon him) has not been related only for the sake of story telling, but its object is to warn the disbelievers of Makkah, so as to say: You, O people of Makkah, are adopting towards Muhammad (peace be upon him) the same attitude as the people of the Prophet Noah (peace be upon him) had adopted towards him; if you do not change this attitude, you too would meet with the same end. This had not been said in so many words anywhere in the Surah, but in the background of the conditions under which this story was narrated to the people of Makkah, this subject itself became obvious.

Verses 2-4 briefly explain how he began his mission and what he preached.

Then after suffering hardships and troubles in the way of preaching his mission for ages the report that he made to his Lord has been given in verses 5-20. In it he states how he had been trying to bring his people to the right path and how his people had stubbornly opposed him.

After this, the Prophet Noah's (peace be upon him) final submission has been recorded in verses 21-24, in which he prays to his Lord, saying: These people have rejected my invitation: they are blindly following their chiefs, who have devised a tremendous plot of deceit and cunning. Time now has come when these people should be deprived of every grace to accept guidance. This was not an expression of impatience by the Prophet Noah (peace be upon him), but when after having preached his message under extremely

trying circumstances for centuries he became utterly disappointed with his people, he formed the opinion that no chance whatever was left of their coming to the right path. His this opinion fully conformed to Allah's own decision. Thus, in the next verse 25, it has been said: The torment of Allah descended on those people because of their misdeeds.

In the concluding verse, the Prophet Noah's (peace be upon him) supplication that he made to his Lord, right at the time the torment descended, has been recorded. In it he prays for his own and for all the believers' forgiveness, and makes a submission to Allah to the effect: Do not leave any of the disbelievers alive on the earth, for they have become utterly devoid of every good; they will not beget any but disbelieving and wicked descendants.

While studying this Surah one should keep in view the details of the Prophet Noah's story (peace be upon him) which have been given in the Quran above. For this see Surah Al-Araaf, Ayats 59-64; Surah Younus, Ayats 71,73; Surah Houd, Ayats 25-49; Surah Al-Mominoon, Ayats 23-31; Surah Ash-Shuara, Ayats 105-122; Surah Al-Ankabut, Ayats 14,15; Surah As-Saaffat, Ayats 75-82; Surah Al-Qamar, Ayats 9-16.

نام

نوح اس سورت کا نام بھی ہے اوراس کے مضمون کا عنوان بھی، کیونکہ اس میں اول تا آخر حضرت نوح علیہ السلام ہی کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔

زمانۂ نزول

یہ بھی مکہ معظمہ کے ابتدائی دور کی نازل شدہ سورتوں میں سے ہے، مگر اس کے مضمون کی داخلی شہادت

اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہ اس زمانے میں نازل ہوئی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت و تبلیغ کے مقابلہ میں کفار مکہ کی مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی۔

موضوع اور مضمون

اس میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ محض قصہ گوئی کی خاطر بیان نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اس سے مقصود کفار مکہ کو متنبہ کرنا ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہی رویہ اختیار کر رہے ہو جو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی قوم نے اختیار کیا تھا، اور اس رویے سے اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی وہی انجام دیکھنا پڑے گا جو ان لوگوں نے دیکھا تھا۔ یہ بات پوری سورت میں کہیں صاف الفاظ میں نہیں کہی گئی لیکن جس موقع پر اور جن حالات میں یہ قصہ اہل مکہ کو سنایا گیا ہے اس پس منظر میں خود بخود یہ مضمون اس سے مترشح ہوتا ہے۔

پہلی آیت میں بتایا گیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو جب اللہ تعالٰی نے رسالت کے منصب پر مامور فرمایا تھا اس وقت کیا خدمت ان کے سپرد کی گئی تھی۔

آیت 2–4 میں مختصراً یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی دعوت کا آغاز کس طرح کیا اور اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے کیا بات پیش کی۔ پھر مدت ہائے دراز تک دعوت و تبلیغ کی زحمتیں اٹھانے کے بعد جو روداد حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور پیش کی وہ آیت 5–20 میں بیان کی گئی ہے۔ اس میں وہ عرض کرتے ہیں کہ کس کس طرح انہوں نے اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوششیں کیں اور قوم نے ان کا مقابلہ کس ہٹ دھرمی سے کیا۔

اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی آخری گزارش آیات 21–24 میں درج کی گئی ہے جس میں وہ اپنے رب سے عرض کرتے ہیں کہ یہ قوم میری بات قطعی طور پر رد کر چکی ہے، اس نے اپنی نکیل اپنے رئیسوں کے ہاتھ میں دے دی ہے، اور انہوں نے بہت بڑا مکر کا جال پھیلا رکھا ہے، اب وقت آگیا ہے کہ ان لوگوں سے ہدایت کی توفیق سلب کر لی جائے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے کسی بے صبری کا

مظاہرہ نہ تھا بلکہ صدیوں تک انتہائی صبر آزما حالات میں تبلیغ کا فریضہ انجام دینے کے بعد جب وہ اپنی قوم سے پوری طرح مایوس ہو گئے تو انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ اب اس قوم کے راہ راست پر آنے کا کوئی امکان باقی نہیں ہے۔ یہ رائے ٹھیک اللہ تعالیٰ کے اپنے فیصلے کے مطابق تھی۔ چنانچہ اس کے متصلاً بعد آیت 25 میں ارشاد ہوا ہے کہ اس قوم پر اس کے کرتوتوں کی وجہ سے خدا کا عذاب نازل ہوگیا۔ آخری آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کی وہ دعا درج کی گئی ہے جو انہوں نے عین نزولِ عذاب کے وقت اپنے رب سے مانگی تھی۔ اس میں وہ اپنے لیے اور سب اہل ایمان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اپنی قوم کے کافروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی کو زمین پر بسنے کے لیے جیتا نہ چھوڑا جائے، کیونکہ ان کے اندر اب کوئی خیر باقی نہیں رہی ہے، ان کی نسل سے جو بھی اٹھے گا کافر اور فاجر ہی اٹھے گا۔

اس سورت کا مطالعہ کرتے ہوئے حضرت نوح علیہ السلام کے قصے کی وہ تفصیلات نگاہ میں رہنی چاہیئں جو اس سے پہلے قرآن مجید میں بیان ہو چکی ہیں۔ ملاحظہ ہو الاعراف (آیات 59 تا 64) یونس (آیات 71 – 73)، ہود (آیات 25 تا 49)، المومنون (آیات 23 تا 31)، الشعراء (آیات 105 تا 122)، العنکبوت (آیات 14 – 15)، الصافات (آیات 75 تا 82)، القمر (آیات 9 تا 16)۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔	In the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful.
اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَکَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱﴾	بیشک ہم نے بھیجا نوح کو اسکی قوم کی طرف کہ ڈرا اپنی قوم کو پیشتر اسکے کہ آجائے ان پر درد دینے والا عذاب۔ *1	1. Indeed, We sent Noah to his people that "Warn your people before that there comes upon them a painful punishment." *1

*1 "Warn your people": Warn them that the errors and moral evils that they were involved in would only earn them Allah's punishment if they did not desist from them, and tell them what way they should adopt in order to ward off that punishment.

1*یعنی ان کو اس بات سے آگاہ کر دے کہ جن گمراہیوں اور اخلاقی خرابیوں میں وہ مبتلا ہیں وہ اُن کو خدا کے عذاب کا مستحق بنا دیں گی اگر وہ اُن سے باز نہ آئے، اور اُن کو بتا دے کہ اُس عذاب سے بچنے کے لیے انہیں کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

2. He said: "O my people, indeed I am to you a warner, clear and open."	اس نے کہا اے میری قوم بلا شبہ میں ہوں تمہارے لیے ڈرانے والا واضح کھلے طور پر۔	قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۲﴾
3. "That worship Allah, and fear Him, and obey me." *2	یہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ *2	اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۙ‏ ﴿۳﴾

*2 The three things which the Prophet Noah presented before his people at the outset of his mission of Prophethood were:

(1) Worship of Allah.

(2) Adoption of piety (taqwa).

(3) Obedience of the Messenger.

Worship of Allah meant that they should give up worship and service of all others and should acknowledge Allah alone as their Deity and should worship and carry out His commands alone. Taqwa (piety) meant that they should refrain from all those works which caused Allah's anger

and displeasure, and should instead adopt such attitude in their lives as the God fearing people should adopt. As for “obey me”, it meant that they should obey the commands that he gave them as Allah’s Messenger.

*2 یہ تین باتیں تھیں جو حضرت نوحؑ نے اپنی رسالت کا آغاز کرتے ہوئے اپنی قوم کے سامنے پیش کیں، ایک اللہ کی بندگی۔ دوسرے، تقویٰ۔ تیسرے، رسول کی اطاعت۔ اللہ کی بندگی کا مطلب یہ تھا کہ دوسروں کی بندگی و عبادت چھوڑ کر اور صرف اللہ ہی کو اپنا معبود تسلیم کر کے اُسی کی پرستش کرو اور اُسی کے احکام بجالاؤ۔ تقویٰ کا مطلب یہ تھا کہ اُن کاموں سے پرہیز کرو جو اللہ کی ناراضی اور اس کے غضب کے موجب ہیں، اور اپنی زندگی میں وہ روش اختیار کرو جو خدا ترس لوگوں کو اختیار کرنی چاہیے۔ رہی تیسری بات کہ ”میری اطاعت کرو“، تو اس کا مطلب یہ تھا کہ اُن احکام کی اطاعت کرو جو اللہ کا رسول ہونے کی حیثیت سے میں تمہیں دیتا ہوں۔

يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ‌ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾

وہ معاف کردے گا تمہارے لیے تمہارے گناہ*3 اور مہلت عطا کرے گا تمکو ایک وقت مقرر تک۔*4 بیشک اللہ کا مقرر وقت جب آجاتا ہے تو نہیں تاخیر کیجاتی*5۔ کاش تم جانتے۔*6

4. “He will forgive you of your sins, *3 and respite you until a term appointed. *4 Indeed, the term of Allah when it comes, *5 cannot be delayed. If you knew.” *6

*3 The sentence *yaghfir la-kum min dhunub-i-kum* in the original does not mean that Allah will forgive some of their sins, but its correct meaning is: If you accept and acknowledge the three things which are being presented before you, He will forgive all the sins that you have

committed in the past.

*3اصل الفاظ ہیں یَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ۔ اس فقرے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تمہارے گناہوں میں سے بعض کو معاف کر دے گا، بلکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اگر تم اُن تین باتوں کو قبول کر لو جو تمہارے سامنے پیش کی جا رہی ہیں تو اب تک جو گناہ تم کر چکے ہو اُن سب سے وہ درگزر فرمائے گا۔ یہاں مِنۡ تبعیض کے لیے نہیں بلکہ عَنۡ کے معنی میں ہے۔

*4 That is, if you accepted these three things, you would be given respite to live in the world until the time that Allah has appointed for your natural death.

*4یعنی اگر تم نے یہ تین باتیں مان لیں تو تمہیں دنیا میں اُس وقت تک جینے کی مہلت دے دی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طبعی موت کے لیے مقرر کیا ہے۔

*5 "A term appointed": The time fixed by Allah for sending down a torment on a people. In this regard the Quran has at several places stated explicitly that when Allah's torment has been decreed for a certain people, they are not pardoned even if they affirm the faith after it.

*5اس دوسرے وقت سے مراد وہ وقت ہے جو اللہ نے کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کے لیے مقرر کر دیا ہو۔ اس کے متعلق متعدد مقامات پر قرآن مجید میں یہ بات بصراحت بیان کی گئی ہے کہ جب کسی قوم کے حق میں نزولِ عذاب کا فیصلہ صادر ہو جاتا ہے اُس کے بعد وہ ایمان بھی لے آئے تو اسے معاف نہیں کیا جاتا۔

*6 That is, if you come to know that the time which is now passing after you have received Allah's message through me is, in fact, a period of respite that has been granted to you for affirming the faith and there is no chance of escape from Allah's torment after the term of respite has elapsed,

you would testify to the faith without delay and would not like to postpone it until the torment actually started descending on you.

6*یعنی اگر تمہیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہوجائے کہ میرے ذریعہ سے اللہ کا پیغام پہنچ جانے کے بعد اب جو وقت گزر رہا ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو تمہیں ایمان لانے کے لیے دی جارہی ہے، اور اس مہلت کی مدت ختم ہوجانے کے بعد پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے، تو تم ایمان لانے میں جلدی کروگے اور نزولِ عذاب کا وقت آنے تک اس کو ٹالتے نہ چلے جاؤ گے۔

5. He said: *7 "My Lord, indeed, I called my people night and day."	اس نے کہا*7 میرے ربّ بلا شبہ میں بلاتا رہا اپنی قوم کو رات اور دن۔	قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۙ ﴿۵﴾

*7 Omitting the history of a long period of preaching, now the Prophet Noah's petition that he made to Allah in the last stage of his worldly mission is being related.

7*بیچ میں ایک طویل زمانے کی تاریخ چھوڑ کر اب حضرت نوحؑ کی وہ عرضداشت نقل کی جارہی ہے جو انہوں نے اپنی رسالت کے آخری دور میں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی۔

6. "But increased them not my calling except in (their) flight." *8	لیکن نہ زیادہ ہوا ان میں میرے بلانے سے سوائے (انکا) فرار *8۔	فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

*8 That is, as I went on calling them towards You, they went on fleeing farther and farther away from You.

8*یعنی جتنا جتنا میں اُن کو پکارتا گیا اتنے ہی زیادہ وہ دور بھاگتے چلے گئے۔

7. "And indeed, whenever I called	اور بلا شبہ جب بھی میں نے انکو	وَاِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ

لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ ﴿۷﴾	بلایا کہ تو معاف فرمائے انکو *9انہوں نے دے لیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں اور اوڑھ لئے اپنے اوپر اپنے کپڑے *10اور ضد میں اڑ گئے اور تکبر کرنے لگے بہت زیادہ تکبر۔ *11	them that You may forgive them, *9 they thrust their fingers into their ears, and covered themselves with their garments, *10 and persisted, and became arrogant with greater arrogance.” *11

*9 “That you may forgive them”: That they might give up their attitude of disobedience and beg forgiveness of Allah, for in that way alone they could be forgiven by Allah.

*9اس میں خود بخود یہ مضمون شامل ہے کہ وہ نافرمانی کی روش چھوڑ کر معافی کے طلب گار ہوں، کیونکہ اسی صورت میں اُن کو اللہ تعالیٰ سے معافی مل سکتی تھی۔

*10 They covered their faces either because they did not even like to have a look at Prophet Noah’s (peace be upon him) face, not to speak of listening to what he said, or they did so in order to hide their own faces from him as they passed by him so that he could not recognize and address them. This precisely was the attitude and conduct which the disbelievers of Makkah were adopting towards the Prophet (peace be upon him). In Surah Houd, Ayat 5, their attitude has been described thus: Behold, they turn aside their chests in order to hide themselves from him: Beware, even when they cover themselves up with their garments, Allah knows alike what they hide and what they show. He indeed

knows even the secrets they conceal in their breasts. (For explanation, see E.Ns 5, 6 of Surah Houd).

*10 منہ ڈھانکنے کی غرض یا تو یہ تھی کہ وہ حضرت نوحؑ کی بات سننا تو درکنار، آپ کی شکل بھی دیکھنا پسند نہ کرتے تھے، یا پھر یہ حرکت وہ اس لیے کرتے تھے کہ آپ کے سامنے سے گزرتے ہوئے منہ چھپا کر نکل جائیں اور اس کی نوبت ہی نہ آنے دیں کہ آپ اُنہیں پہچان کر اُن سے بات کرنے لگیں۔ یہ ٹھیک وہی طرزِ عمل تھا جو کفارِ مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اختیار کر رہے تھے۔ سورہ ہود آیت ۵ میں اُن کے اِس رویے کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے۔ ”دیکھو یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑتے ہیں تا کہ رسول سے چھپ جائیں۔ خبردار! جب یہ اپنے آپ کو کپڑوں سے ڈھانکتے ہیں تو اللہ ان کے کھلے کو بھی جانتا ہے اور چھپے کو بھی، وہ تو دلوں کی پوشیدہ باتوں سے بھی واقف ہے، (تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن ، جلد دوم، ہود، حواشی ۵۔۶)۔

*11 Arrogance implies that they thought it was below their dignity to bow before the truth and accept the admonition of Allah's Messenger. As for example, if a gentleman admonishes a perverted person and he, in response, shakes his head and walks away haughtily, this would amount to rejecting the admonition with arrogance.

*11 تکبر سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے حق کے آگے سر جھکا دینے اور خدا کے رسول کی نصیحت قبول کر لینے کو اپنی شان سے گری ہوئی بات سمجھا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی بھلا آدمی کسی بگڑے ہوئے شخص کو نصیحت کرے اور وہ جواب میں سر جھٹک کر اٹھ کھڑا ہو اور پاؤں پٹختا ہوا نکل جائے تو یہ تکبر کے ساتھ کلامِ نصیحت کو رد کرنا ہوگا۔

8. "Then indeed, I have called to them aloud."	پھر بیشک میں بلاتا رہا انکو بلند آواز سے۔	ثُمَّ اِنِّیۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۙ﴿۸﴾

9. "Then indeed, I proclaimed in public to them, and I have appealed secretly to them in private."	پھر بیشک میں نے اعلانیہ کہا انکو اور رازداری سے سمجھایا انکو پوشیدہ طور پر۔	ثُمَّ اِنِّيۡۤ اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۙ‏ ﴿۹﴾
10. Then I said: "Seek forgiveness from your Lord. Indeed, He is All Forgiving."	پھر میں نے کہا معافی مانگو اپنے رب سے۔ بیشک وہ ہے بڑا معاف کرنے والا ۔	فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ‏ ﴿۱۰﴾
11. "He will send from heaven upon you abundant rains."	اتارے گا وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش ۔	يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۙ‏ ﴿۱۱﴾
12. "And He will help you with wealth and sons, and will provide for you gardens, and will provide for you rivers." *12	اور مدد دیگا تمہیں مالوں سے اور بیٹوں سے اور بنائے گا تمہارے لئے باغات اور بنائے گا تمہارے لئے نہریں ۔ *12	وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلْ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلْ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ؕ‏ ﴿۱۲﴾

*12 This theme has been expressed at several places in the Quran that the rebellious attitude against God causes man to lead a wretched life not only in the Hereafter but also in this world, Contrary to this, if a nation adopts the way of faith and piety and obedience to divine commands, instead of disobedience, it benefits it not only in the Hereafter but also in the world; it is favored with every kind of blessing.

In Surah TaHa it has been said: And whoever turns away from My admonition, will have a wretched life in the world, and We shall raise him up blind on the Day of Resurrection. (verse 124). In Surah Al-Maidah it has been said: Had the people of the Book observed the Torah and the Gospel and the other Books which had been sent down by their Lord, abundance of provisions would have been given to them from above and from beneath. (verse 66). In Surah Al-Aaraf: Had the people of the settlements believed and adopted the way of piety, We would have opened on them doors of blessings from the heavens and the earth. (verse 96). In Surah Houd, the Prophet Houd (peace be upon him) addressed his people, saying: And O my people, beg forgiveness of your Lord, then turn to Him in penitence, and He will open the gates of heavens for you and add more strength to your present strength. (verse 52). Through the Prophet (peace be upon him) himself in this very Surah Houd, the people of Makkah have been admonished to the effect: And you should beg forgiveness of your Lord, then return to Him, and He will provide you with good provisions of life till an appointed term. (verse 3). According to the Hadith, the Prophet (peace be upon him) said to the Quraish: There is a word which if you accept, would enable you to rule over the Arab as well as the non-Arab world. (For explanation, see E.N. 96 of Surah Al-Maidah; E.Ns 3, 57 of Surah Houd; E.N. 105 of TaHa; Introduction to Surah Suad), Acting on this same instruction from the Quran, once during a famine Umar came out to invoke Allah for the rain and begged only

forgiveness of Him. The people said: O commander of the faithful, you have not prayed for the rain. He replied: I have knocked at the doors of heaven wherefrom the rain is sent down, and then he recited these verses of Surah Nooh to them. (Ibn Jarir, Ibn Kathir). Likewise, when in the assembly of Hasan Basri, a person complained of drought, he said to him "Beg forgiveness of Allah." Another person complained of poverty, a third one said that he was not being blessed with children, a fourth one said that his harvest had failed, and he continued to remind everyone to beg forgiveness of Allah. The people asked: How is it that you have suggested to all the people one and the same cure for the different complaints? He in response recited these verses of Surah Nooh to them. (Al-Kashshaf).

12* یہ بات قران مجید میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے کہ خدا سے بغاوت کی روش صرف آخرت ہی میں نہیں ، دنیا میں بھی انسان کی زندگی کوتنگ کر دیتی ہے ، اور اس کے بر عکس اگر کوئی قوم نا فرمانی کے بجائے ایمان وتقویٰ اور احکام الٰہی کی اطاعت کا طریقہ اختیار کرلے تو یہ آخرت ہی میں نافع نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی اُس پر نعمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔ سورہ طٰہٰ میں ارشاد ہوا ہے۔"اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے "۔(آیت ۱۲۴)۔سورہ مائدہ میں فرمایاگیا ہے"اور اگر ان اہل کتاب نے توراۃ اور انجیل اور اُن دوسری کتابوں کو قائم کیا ہوتا جو ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس بھیجی گئی تھیں توان کے لیے اوپر سے رزق برستا، اور نیچے سے اُبلتا"(آیت ٦٦)۔ سورہ اعراف میں فرمایا"اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے"(آیت ٩٦)۔سورہ ہود میں ہے کہ حضرت ہود۔ نے اپنی قوم کو خطاب کر کے فرمایا"اور اے میری قوم کے لوگو، اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹو، وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا اور تمہاری موجودہ قوت پر مزید قوت کا اضافہ

کرے گا"(آیت ۵۲)۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بھی اسی سورہ ہود میں اہل مکہ کو مخاطب کر کے یہ بات فرمائی گئی "اور یہ کہ اپنے رب سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف پلٹ آؤ تو وہ ایک مقرر وقت تک تم کو اچھا سامانِ زندگی دیگا"(آیت ۳)۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں سے فرمایا کہ "ایک کلمہ ہے جس کے تم قائل ہو جاؤ تو عرب و عجم کے فرمانروا ہو جاؤ گے"

(تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد اول، المائدہ، حاشیہ ۹۶۔ جلد دوم، ہود، حواشی ۳ و ۵۷۔ جلد سوم ، طٰہٰ، حاشیہ ۱۰۵۔ جلد چہارم، دیباچہ سورہ ص)۔

قرآن مجید کی اسی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ایک مرتبہ قحط کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے اور صرف استغفار پر اکتفا فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا، امیرالمومنین آپ نے بارش کے لیے تو دعا کی ہی نہیں۔ فرمایا، میں نے آسمان کے اُن دروازوں کو کھٹکھٹا دیا ہے جہاں سے بارش نازل ہوتی ہے، اور پھر سورہ نوح کی یہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنا دیں (ابن جریر و ابن کثیر)۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت حسن بصری کی مجلس میں ایک شخص نے خشک سالی کی شکایت کی۔ انہوں نے کہا اللہ سے استغفار کرو۔ دوسرے شخص نے تنگ دستی کی شکایت کی، تیسرے نے کہا میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی، چوتھے نے کہا میری زمین کی پیداوار کم ہو رہی ہے۔ ہر ایک کو وہ یہی جواب دیتے چلے گئے کہ استغفار کرو۔ لوگوں نے کہا یہ کیا معاملہ ہے کہ آپ سب کو مختلف شکایتوں کا ایک ہی علاج بتا رہے ہیں؟ انہوں نے جواب میں سورہ نوح کی یہ آیات سنا دیں۔ (کشاف)۔

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾	کیا ہوا ہے تمکو کہ نہیں رکھتے امید تم اللہ سے عظمت کی۔ *13	13. "What is with you that you hope not toward Allah for dignity." *13

*13 It means: as for the petty chiefs of the world, you think it would be dangerous to do anything against their dignity, but as for the Creator and Lord of the universe, you do not

expect that He would also be a Being endowed with dignity. You rebel against Him, associate others in His Divinity, disobey His commands, and yet you are not at all afraid that He would punish you for your misconduct.

*13 مطلب یہ ہے کہ دنیا کے چھوٹے چھوٹے رئیسوں اور سرداروں کے بارے میں تو تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کے وقار کے خلاف کوئی حرکت کرنا خطرناک ہے، مگر خداوندِ عالم کے متعلق تم یہ توقع نہیں رکھتے کہ وہ بھی کوئی باوقار ہستی ہو گا۔ اُس کے خلاف تم بغاوت کرتے ہو، اُس کی خدائی میں دوسروں کو شریک ٹھیراتے ہو، اُس کے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہو، اور اس سے تمہیں یہ اندیشہ لاحق نہیں ہوتا کہ وہ اس کی سزا دے گا۔

14. "Although He has created you in successive stages." *14	حالانکہ اس نے پیدا کیا ہے تمکو طرح طرح کی حالتوں میں۔ *14	وَقَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ﴿۱۴﴾

*14 That is, He has brought you to the present stage after passing you through different stages of creation and phases of development. In the beginning you lay in the form of sperm and ovum separately in the loins of your father and mother. Then the two were combined by the power of Allah and you were conceived. Then for nine months in the womb of the mother you were gradually formed into a perfect human form and were endowed with all those capabilities which you needed to function as a man in the world. Then you came out as a child from the mother's womb, and you were developed from one state to another constantly until you attained to full youth and then old age. While passing through all these stages you lay wholly in the power of Allah at all times. Had He so willed, He would not have allowed you to be conceived but allowed another person to

be conceived in your place. Had He so pleased, He would have made you blind, deaf, dumb, or a cripple in the mother's womb itself, or made you mentally deficient. Had He so liked, you would not have been born as a living child. Even after your birth He could have destroyed you any time by causing you to fall a victim to one or other accident suddenly. About that God under Whose power you are so powerless, how could you have taken it into your head that you could commit any insolence against Him, could regard Him with every treachery and ingratitude, could rebel against Him as and when you pleased, and could do all this with impunity?

14*یعنی تخلیق کے مختلف مدارج اور اطوار سے گزارتا ہوا تمہیں موجودہ حالت پر لایا ہے۔ پہلے تم ماں اور باپ کی صلب میں الگ الگ نطفوں کی شکل میں تھے۔ پھر خدا کی قدرت ہی سے یہ دونوں نطفے ملے اور تمہارا استقرار حمل ہوا۔ پھر نو مہینے تک ماں کے پیٹ میں بتدریج نشو ونما دے کر تمہیں پوری انسانی شکل دی گئی اور تمہارے اندر تمام وہ قوتیں پیدا کی گئیں جو دنیا میں انسان کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے تمہیں درکار تھیں۔ پھر ایک زندہ بچے کی صورت میں تم بطن مادر سے باہر آئے اور ہر آن تمہیں ایک حالت سے دوسری حالت تک ترقی دی جاتی رہی، یہاں تک کہ تم جوانی اور کہولت کی عمر کو پہنچے۔ اِن تمام منازل سے گزرتے ہوئے تم ہر وقت پوری طرح خدا کے بس میں تھے۔ وہ چاہتا تو تمہارا استقرارِ حمل ہی نہ ہونے دیتا اور تمہاری جگہ کسی اور شخص کا استقرار ہوتا۔ وہ چاہتا تو ماں کے پیٹ ہی میں تمہیں اندھا، بہرا، گونگا، یا اپاہج بنا دیتا یا تمہاری عقل میں کوئی فتور رکھ دیتا۔ وہ چاہتا تو تم زندہ بچے کی صورت میں پیدا ہی نہ ہوتے۔ پیدا ہونے کے بعد بھی وہ تمہیں ہر وقت ہلاک کر سکتا تھا، اور اس کے ایک اشارے پر کسی وقت بھی تم کسی حادثے کے شکار ہو سکتے تھے۔ جس خدا کے بس میں تم اِس طرح بے بس ہو اُس کے متعلق تم نے یہ کیسے سمجھ رکھا ہے کہ اس کی شان میں ہر گستاخی کی جا سکتی ہے، اس کے ساتھ ہر طرح کی نمک حرامی اور احسان فراموشی کی جا سکتی

ہے، اس کے خلاف ہر قسم کی بغاوت کی جا سکتی ہے اور اِن حرکتوں کا کوئی خمیازہ تمہیں بھگتنا نہیں پڑیگا۔

15. "Did you not see how Allah has created seven heavens, one above the other."	کیا نہیں تم نے دیکھا کیسے بنائے ہیں اللہ نے سات آسمان اوپر تلے۔	اَلَمۡ تَرَوۡا کَیۡفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾
16. "And made the moon in them a light, and made the sun a lamp."	اور بنایا چاند کو ان میں روشن اور بنایا سورج کو چراغ۔	وَّ جَعَلَ الۡقَمَرَ فِیۡہِنَّ نُوۡرًا وَّ جَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾
17. "And Allah has caused you to grow from the earth as a growth." *15	اور اللہ نے پیدا کیا ہے تمکو زمین سے سبزے کی طرح سے۔ *15	وَ اللّٰہُ اَنۡۢبَتَکُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾

*15 Here, the creation of man out of the substances of the earth has been compared to the growth of vegetation. Just as at one time there was no vegetation on the earth, then Allah caused it to grow, so at one time man did not exist, then Allah created him.

15*یہاں زمین کے مادّوں سے انسان کی پیدائش کو نباتات کے اُگنے سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ جس طرح کسی وقت اِس کرے پر نباتات موجود نہ تھیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہاں اُن کو اُگایا، اُسی طرح ایک وقت تھا جب روئے زمین پر انسان کا کوئی وجود نہ تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے یہاں اس کی پود لگائی۔

18. Then He will return you into it, and He will bring you forth, (a new) forth bringing.	پھر وہ لوٹا دے گا تمہیں اسی میں اور تمکو نکال کھڑا کرے گا جیسا (ایک نیا) نکالنا۔	ثُمَّ یُعِیۡدُکُمۡ فِیۡہَا وَ یُخۡرِجُکُمۡ اِخۡرَاجًا ﴿۱۸﴾

19. And Allah has made for you the earth wide spread.	اور اللہ نے بنایا تمہارے لئے زمین کو پھیلا ہوا۔	وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾
20. That you may walk therein, in the paths, wide open.	تاکہ چلو پھرو اسکے اندر راستوں میں بڑے کشادہ۔	لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾
21. Noah said: "My Lord, indeed they have disobeyed me and have followed him, has not increased him whose wealth and whose children except in loss."	کہا نوح نے میرے رب بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور تابع ہوئے اس کے نہیں بڑھایا جسکو اسکے مال نے اور اسکی اولاد نے سوائے نقصان کے۔	قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾
22. "And they plotted a plot, a mighty one." *16	اور وہ چلے چال ایک بہت بڑی *16 ۔	وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

*16 "Mighty plot": All those deceits, deceptions and frauds which the chiefs and religious guides were employing in an attempt to mislead the common people against the teachings of the Prophet Noah. For example, they said: Noah is no more than a mere man like yourselves. How can one believe that Allah sends down Revelations to him? (Surah Al-Aaraf, Ayat 63; Surah Houd, Ayat 27). We also see that only the meanest of us have become his followers without due thought. Had there been some weight in what he says, the elders of the people would have believed in him.

(Surah Houd, Ayat 27). Had Allah willed, He would have sent down angels. (Surah Al-Mominoon, Ayat 24). Had he been sent by Allah, he would possess treasures, he would know the unseen, and he would be free from all human needs, like the angels (Surah Houd, Ayat 31). We find nothing in him that might give him superiority over us. (Surah Houd, Ayat 27). He merely intends to obtain superiority over you. (Surah Al-Mominoon, Ayat 24). Obviously, this man is possessed. (Surah Al-Mominoon, Ayat 25). Similar were the things that the Quraish chiefs said to mislead the people against the Prophet (peace be upon him).

16*مکر سے مراد اُن سرداروں اور پیشواؤں کے وہ فریب ہیں جن سے وہ اپنی قوم کے عوام کو حضرت نوحؑ کی تعلیمات کے خلاف بھکانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً وہ کہتے تھے کہ نوحؑ تم ہی جیسا ایک آدمی ہے، کیسے مان لیا جائے کہ اس پر خدا کی طرف سے وحی آئی ہے (الاعراف ۶۳۔ ہود ۲۷)۔ نوحؑ کی پیروی تو ہمارے اَراذِل نے بے سوچے سمجھے قبول کرلی ہے، اگر اس کی بات میں کوئی وزن ہوتا تو قوم کے اکابر اس پر ایمان لاتے (ہود ۲۷)۔ خدا کو اگر بھیجنا ہوتا تو کوئی فرشتہ بھیجتا (المومنون ۲۴)۔ اِس شخص پر کسی جن کا سایہ ہے جس نے اسے دیوانہ بنا دیا ہے (المومنون ۲۵)۔ قریب قریب یہی باتیں تھیں جن سے قریش کے سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لوگوں کو بھکایا کرتے تھے۔

23. And they said: "Do not abandon your gods, and do not abandon Wadd, nor Suwaa, nor Yaghuth, and Yauq, and Nasr." *17	اور کہا انہوں نے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق اور نسر کو۔ *17	وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۚ ﴿۲۳﴾

***17 Of the gods of the Prophet Noah's people only those gods have been mentioned whom later the people of Arabia had also started worshipping and whose shrines were found all over the country at the advent of Islam. It is not impossible that the later generations heard the names of the ancient gods of Noah's people from the people who were saved from the flood, and when ignorance once again spread among their children, they made idols of the same gods and started worshipping them again. Wadd was the god of the Bani Kalb bin Wabash, a branch of the Qudaah tribe, whose shrine had been built at Daumat al-Jandal. In the ancient Arabian inscriptions he has been named as Waddam ibam (father Wadd). Kalbi has stated that the image built to him was of a man of enormous size. The Quraish also acknowledged him as god and called him Wudd. It is after him that a person has been named Abd-i Wudd (slave of Wudd) in history. Suwa was the goddess of the Hudhayl tribe and her idol was a female figure. Her temple was situated at Ruhat near Yanbu. Yaghuth was the god of Anum, a branch of the Tay tribe, and of some branches of the Madhjih tribe. The people of Madhjih had installed its idol, the image of a lion, at Jurash, a place between Yaman and Hijaz. Among the Quraish also some people had been named Abd-i Yaghuth. Yauq was the god of Khaywan, a branch of the Hamdan tribe, in the territory of Hamdan in Yaman; its idol was of the horse's figure. Nasr was the god of Al-i dhul-Kula, a branch of the Himyar tribe, in the territory of Himyar; it had its idol installed at Balkha and had the image of the vulture. In the ancient**

inscriptions of Saba its name has been written as Nasor. Its temple was called bayt Nasor (house of Nasor) and its devotees ahl Nasor (people of Nasor). The ruins of the ancient temples that are found in Arabia and in the adjoining lands have the image of the vulture made on the doors of most of them.

17*قومِ نوح کے معبودوں میں سے یہاں اُن معبودوں کے نام لیے گئے ہیں جنہیں بعد میں اہلِ عرب نے بھی پوجنا شروع کر دیا تھا اور آغازِ اسلام کے وقت عرب میں جگہ جگہ اُن کے مندر بنے ہوئے تھے۔ بعید نہیں کہ طوفان میں جو لوگ بچ گئے تھے ان کی زبان سے بعد کی نسلوں نے قومِ نوح کے قدیم معبودوں کا ذکر سنا ہو گا اور جب از سرِ نو اُن کی اولاد میں جاہلیت پھیلی ہو گی تو انہی معبودوں کے بت بنا کر انہوں نے پھر اُنہیں پوجنا شروع کر دیا ہو گا۔

وَدّ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی کلب بن وَبرَہ کا معبود تھا جس کا استھان انہوں نے دُومَۃُ الجَندَل میں بنا رکھا تھا۔ عرب کے قدیم کتبات میں اس کا نام وَدَّم اَبَم (ودباپو) لکھا ہوا ملتا ہے۔ کلبی کا بیان ہے کہ اس کا بت ایک نہایت عظیم الجثہ مرد کی شکل میں بنا ہوا تھا۔ قریش کے لوگ بھی اس کو معبود مانتے تھے اور اس کا نام ان کے ہاں وُدّ تھا۔ اسی کے نام پر تاریخ میں ایک شخص کا نام عبدِ وُدّ ملتا ہے۔

سواع قبیلہ ہذیل کی دیوی تھی اور اس کا بت عورت کی شکل میں بنایا گیا تھا۔ ینبوع کے قریب رُہاط کے مقام پر اس کا مندر واقع تھا۔

یغوث قبیلہ طے کی شاخ اَنعم اور قبیلہ مذحج کی بعض شاخوں کا معبود تھا۔ مذحج والوں نے یمن اور حجاز کے درمیان جرش کے مقام پر اس کا بت نصب کر رکھا تھا جس کی شکل شیر کی تھی۔ قریش کے لوگوں میں بھی بعض کا نام عبدیغوث ملتا ہے۔

یعوق یمن کے علاقہ ہمدان میں قبیلہ ہمدان کی شاخ خیوان کا معبود تھا اور اس کا بت گھوڑے کی شکل کا تھا۔ نسر حمیر کے علاقے میں قبیلہ حمیر کی شاخ آلِ ذوالکلاع کا معبود تھا اور بلخع کے مقام پر اس کا بت نصب تھا

جس کی شکل گدھ کی تھی۔ سبا کے قدیم کتبوں میں اس کا نام نسور لکھا ہوا ملتا ہے۔ اس کے مندر کو وہ لوگ بیتِ نسور، اور اس کے پجاریوں کو اہلِ نسور کہتے تھے۔ قدیم مندروں کے جو آثار عرب اور اس کے متصل علاقوں میں پائے جاتے ہیں ان میں سے بہت سے مندروں کے دروازوں پر گدھ کی تصویر بنی ہوئی ہے۔

24. And indeed they have led astray many. And increase not the wrongdoers except in error. *18	اور بیشک گمراہ کیا ہے انہوں نے بہت سوں کو۔ اور نہ زیادہ کر ظالموں کے لئے مگر گمراہی۔ *18	وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾

*18 As we have explained in the introduction to this Surah, the Prophet Noah (peace be upon him) did not invoke this curse out of impatience but he invoked it when, after doing full justice to the preaching of his mission for many centuries, he became totally despaired of any success with his people. Similar were the conditions under which the Prophet Moses (peace be upon him) had also cursed Pharaoh and his people, thus: Lord, destroy their wealth and harden their hearts in a manner so that they do not believe until they see the painful torment. And Allah, in response, had said: The prayer of you both has been granted Surah Younus, Ayats 88-89). Like the Prophet Moses (peace be upon him), the Prophet Noah's (peace be upon him) curse was also in complete conformity with divine will. Thus, in Surah Houd, it has been said: And it was revealed to Noah (peace be upon him): No more of your people will believe in you now than those who have already believed. So, do not grieve at their misdeeds. (verse 36).

*18 جیسا کہ ہم اس سورت کے دیباچہ میں بیان کر چکے ہیں، حضرت نوح علیہ السلام کی یہ بد دعا کسی بے صبری کی بنا پر نہ تھی بلکہ یہ اس وقت ان کی زبان سے نکلی تھی جب صدیوں تک تبلیغ کا حق ادا کرنے کے بعدوہ اپنی قوم سے پوری طرح مایوس ہو چکے تھے۔ ایسے ہی حالات میں حضرت موسیٰ نے بھی فرعون اور قوم فرعون کے حق میں یہ بددعا کی تھی کہ " پروردگار ان کے مال غارت کردے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کردے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں،" اور جواب میں اللہ تعالی نے فرمایا تھا: تمہاری دعا قبول کی گئی (یونس آیات 88،89)۔ حضرت موسیٰ کی طرح حضرت نوح کی یہ بددعا بھی عین منشائے الٰہی کے مطابق تھی۔ چنانچہ سورہ ہود میں ارشاد ہوا ہے وَاُوْحِيَ اِلٰي نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ 36 اور نوحؑ پر وحی کی گئی کہ تیری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں، ان کے سوا اب اور کوئی ایمان لانے والا نہیں ہے، ان کے کرتوتوں پر غم کھانا چھوڑ دے (36)۔

مِّمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ڏ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝25

بسبب اپنے گناہوں کے وہ غرق کئے گئے پھر داخل کئے گئے آگ میں *19۔ تو نہ پایا انہوں نے اپنے لئے سوائے اللہ کے کوئی مددگار۔ *20

25. Because of their sins they were drowned, then made to enter into Fire. *19 So they did not find for them besides Allah a helper. *20

***19 That is, drowning was not their end, but after death their souls were immediately subjected to the punishment of the Fire. This precisely was the treatment that was meted out to Pharaoh and his people, as has been stated in Surah Al-Momin, Ayats 45-46. (For explanation, see E.N. 63 of Surah Al-Momin). This verse also is of those verses which prove the punishment of *barzakh* (intermediary stage between death and Resurrection).**

19*یعنی غرق ہونے پر ان کا قصہ تمام نہیں ہوگیا، بلکہ مرنے کے بعد فوراً ہی ان کی روحیں آگ کے عذاب میں مبتلا کر دی گئیں۔ یہ بعینہٖ وہی معاملہ ہے جو فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ کیا گیا، جیساکہ سورہ مومن، آیات ۴۵۔۴۶ میں بیان کیا گیا ہے(تشریح کے لیے ملاحظہ ہو تفہیم القرآن، جلد چہارم، المومن، حاشیہ ۶۳)۔ یہ آیت بھی اُن آیات میں سے ہے جن سے برزخ کا عذاب ثابت ہوتا ہے۔

*20 That is, none of the gods whom they looked upon as their supporters and helpers came to their rescue. This, in fact, was a warning to the people of Makkah, as if to say: If you too are subjected to the torment of Allah, these gods on whom you have placed all your reliance, will avail you absolutely nothing.

20*یعنی اپنے جن معبودوں کو وہ اپنا حامی و مددگار سمجھتے تھے ان میں سے کوئی بھی انہیں بچانے کے لیے نہ آیا۔ یہ گویا تنبیہ تھی اہلِ مکہ کے لیے کہ تم بھی اگر خدا کے عذاب میں مبتلا ہوگئے تو تمہارے یہ معبود، جن پر تم بھروسہ کیے بیٹھے ہو، تمہارے کسی کام نہ آئیں گے۔

26. And Noah said: “My Lord, leave not on the earth from among the disbelievers any dweller.”	اور کہا نوح نے میرے ربّ نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا۔	وَ قَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾
27. “Indeed if you leave them, they would lead astray Your servants and not beget except sinners, disbelievers.”	بیشک اگر تو نے چھوڑ دیا انکو تو یہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو اور نہ جنیں گے سوائے بدکار ناشکرے۔	اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

28. “My Lord, forgive me and my parents and whoever has entered my house as a believer, and believing men and believing women, and increase not the wrongdoers except in ruin.”	میرے رب معاف فرما مجھ کو اور میرے والدین کو اور جو داخل ہوا میرے گھر میں ایمان لا کر اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ۔ اور نہ بڑھا ظالموں کے لئے مگر زیادہ تباہی ۔	رَّبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَلِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾